111905 ـ مطلقہ عورت كى وراثت

سوال

جب مرد اپنى بيوى كو طلاق دے دے اور پھر وہ فوت ہو جائے اور بيوى ابھى اپنى عدت ميں ہو تو كيا وہ اپنے طلاق دينے والے خاوند كى وارث بنے گا يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

طلاق والى عورت كى تين حالتيں ہيں:

1 ـ يا تو اسے رجعى طلاق ہو گى مثلا پہلى يا دوسرى طلاق والى عورت.

اس ليے اگر بيوى كى عدت ميں خاوند فوت ہو جائے تو علماء كا اجماع ہے كہ وہ اپنے خاوند كى وارث بنےگى، اس ليے كہ طلاق رجعى والى عورت اس وقت تك بيوى ہے جب تك وہ عدت ميں ہے، اور جب اس كى عدت تين ماہ گزر جائے تو وہ وارث نہيں ہوگى، كيونكہ طلاق دينے والے خاوند سے عدت گزرنے كے بعد وہ اجنبى عورت بن گئى ہے.

2 ـ طلاق بائن ہو، مثلا تيسرى طلاق والى عورت: اور طلاق خاوند كى صحت كى حالت ميں ہو.

اگر اس كا خاوند فوت ہو گيا تو علماء كے اجماع كے مطابق وہ وارث نہيں بنےگى، كيونكہ اس كا اپنے طلاق دينے والے خاوند سے تعلق ختم ہو چكا ہے.

ـ طلاق بائن ہو مثلا تيسرى طلاق والى عورت: اور يہ طلاق خاوند كى مرض الموت ميں ہو اور خاوند پر تہمت ہو كہ اس نے طلاق اس ليے دى تا كہ وہ اسے وراثت سے محروم كر سكے تو اس حالت ميں بيوى كے وارث ہونے ميں علماء كرام اختلاف كرتے ہيں:

امام شافعى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

كہ وہ وارث نہيں بنےگى.

اور امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

وہ جب تك عدت ميں ہے وارث ہوگى.

اور امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہيں:

جب تك وہ كسى دوسرے شخص سے شادى نہيں كرتى اس وقت تك وارث بنےگى، تا كہ خاوند كے مقصد كے خلاف معاملہ كيا جائے.

ديكھيں: المغنى (9 / 194 - 196).

اور اس مسئلہ ميں معاصرين علماء كرام ميں سے امام احمد كے مسلك كو اختيار كرنے والوں ميں فضيلۃ الشيخ عبد العزيز بن باز اور شيخ محمد بن عثيمين اور شيخ صالح بن فوزان الفوزان ہيں.

ديكھيں: الفوائد الجليۃ فى المباحث الفرضيۃ تاليف شيخ ابن باز (6) اور تحقيقات المرضيۃ فى المباحث الفرضيۃ تاليف شيخ صالح الفوزان (33 - 36).

فضيلۃ الشيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا فوت شدہ خاوند كى مطلقہ عورت عدت يا عدت كے بعد خاوند كى وارث ہو گى ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

طلاق شدہ عورت كا خاوند جب عورت كى عدت ميں فوت ہو جائے تو يا وہ طلاق رجعى ہو گى يا پھر غير رجعى:

اگر طلاق رجعى ہو تو يہ عورت بيوى كے حكم ميں ہے اور يہ عدت طلاق كى عدت سے فوت شدہ خاوند كى عدت ميں منتقل ہو جائيگى، اور طلاق رجعى يہ ہے كہ عورت كو دخول كے بعد بغير عوض كے طلاق دى گئى ہو اور طلاق پہلى يا دوسرى ہو بار ہو.

چنانچہ جب اس عورت كا خاوند فوت ہو جائے تو يہ عورت اپنے خاوند كى وارث ہو گى كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

طلاق والى عورتيں اپنے آپ كو تين حيض تك روكے ركھيں انہيں حلال نہيں كہ اللہ نے جو ان كے رحم ميں بچہ پيدا كيا ہے وہ اسے چھپائيں، اگر انہيں اللہ تعالى پر اور قيامت كے دن پر ايمان ہو، ان كے خاوند اس مدت ميں انہيں لوٹانے كا پورا حق ركھتے ہيں، اگر ان كا ارادہ اصلاح كا ہو اور عورتوں كے بھى ويسے ہى حقوق ہيں جيسے ان پر مردوں كے ہيں اچھائى كے ساتھ البقرۃ (228).

اور ارشاد بارى تعالى ہے:

اے نبی (اپنی امت سے کہہ دیں) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو، اور عدت کا حساب رکھو، اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو شخص اللہ کی حدود سے آگے بڑھ جائے اس نے یقینا اپنے اوپر ظلم کیا، تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ کوئی نئی بات پیدا کر دے الطلاق (1).

اللہ سبحانہ و تعالی نے مطلقہ بیوی کو حکم دیا ہے کہ وہ عدت کے دوران اپنے خاوند کے گھر میں ہی رہے اللہ کا فرمان ہے:

نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو شخص اللہ کی حدود سے آگے بڑھ جائے اس نے یقینا اپنے اوپر ظلم کیا، تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ کوئی نئی بات پیدا کر دے الطلاق (1).

اس سے مراد رجوع ہے.

لیکن اگر وہ ایسی مطلقہ ہو جس کا خاوند اچانك فوت ہو جائے اور اس کی طلاق بائن ہو یعنی تیسری طلاق، یا پھر بیوی نے خاوند کو طلاق کا معاوضہ دیا ہو، یا پھر فسخ نکاح کی عدت میں ہو نہ کہ طلاق کی عدت میں، تو پھر یہ عورت وارث نہیں بنےگی اور نہ ہی اس کی طلاق کی عدت خاوند کے فوت ہونے کی عدت میں منتقل ہو گی.

لیکن یہاں ایك تیسری حالت میں طلاق بائن والی عورت وارث بنےگی وہ اس صورت میں کہ جب خاوند اسے مرض الموت میں طلاق دے اور اس پر تہمت ہو کہ وہ اسے اپنی وراثت سے محروم کرنا چاہتا ہے، تو اس حالت میں وارث بنےگی چاہے اس کی عدت ختم ہو چکی ہو لیکن شرط یہ ہے کہ آگے شادی نہ کی ہو، لیکن اگر وہ آگے شادی کر لیتی ہے تو پھر اسے وراثت نہیں ملےگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی علماء بلد الحرام (334).

واللہ اعلم .